پیداوار اور پھلوں میں غور وفکر کرو اور ان پر اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی شکر گذاری کرتے رہو

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَرْزُقُ عِبَادَهُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ، وَيُخْرِجُ لَهُمْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاهُ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ:﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ﴾[1].

میرے مؤمن بھائیو اور عزیز دوستو! اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اپنے بندوں کو ہر قسم کی نعمتوں سے نوازا ہے چنانچہ اُنہیں مال دولت بھی دی ہے اور غذا، پھل اور میوے بھی عطا کئے ہیں پھر ہمیں ان میں غور وفکر کرنے کی تاکید کی ہے اور ان پر شکر ادا کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ رب کریم جَلَّ جَلَالُہٗ کا فرمان ہے:﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا﴾[2] کیا تم نے اس میں غور نہیں کیا کہ اللہ تعالٰی نے آسمان سے پانی

برسایا پھر ہم نے اس کے ذریعے مختلف رنگوں کے پھل پیدا کئے، یقیناً اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی شان بہت بلند ہے وہی عظمت وجلال والا معبود ہے اور حکمت کے ساتھ معاملات کی تدبیر فرمانے والا ہے اس نے زمین کو بچھایا اور اسے پھیلا دیا پھر درختوں کے ذریعے اسے آراستہ کیا پھولوں سے اس کو حسن و جمال بخشا اور پھلوں کے ذریعے زمین کو گراں بار کردیا اور اپنی کتاب کریم میں ستر (۷۰) سے زائد مقامات پر ان نعمتوں میں غور وفکر کی دعوت دی تاکہ ہم ان کی اہمیت سمجھیں اور کماحقہ ان کی قدردانی کریں چنانچہ ارشادِ ہے: (يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ)[۳] (اللہ تعالی) اسی سے تمھارے لیے کھیتیاں، زیتون، کھجور کے درخت، انگور اور ہر قسم کے پھل اُگاتا ہے بلاشبہ ان سب باتوں میں ان لوگوں کے لئے بڑی نشانی ہے جو سوچتے سمجھتے ہیں، جی ہاں میرے دوستو! یہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی عظیم الشان نعمتیں ہیں اور جو لوگ دل کی آنکھ اور بصیرت کی نگاہ دیکھنے والے ہیں ان کیلیئے یہ قدرت الٰہی کی کھلی نشانیاں ہیں جو باری تعالیٰ کی کامل قدرت اور اس کی کامل حکمت پر دلالت کرنے والی

ہیں نیز اس کے وسیع فضل وکرم کی گواہی دینے والی ہیں(٤)، کسی عربی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

تَأَمَّلْ فِي نَبَاتِ الْأَرْضِ وَانْظُرْ ** إِلَى آثَارِ مَا صَنَعَ الْمَلِيكُ(٥)

زمین کی نباتات اور پودوں کو عبرت کی نگاہ سے دیکھو اور مالک الملک کی کاریگری کے مناظر میں غور وفکر کرو

اللہ جَلَّ جَلالُہٗ کی صنعت میں غور کرنے والو! زمین کے درختوں اور ان کے پھلوں میں عبرت کی نگاہ ڈالو پھلوں کی خوشبو اور ان کے باترتیب دانوں کو دیکھو اور درختوں کے متوازن پتوں میں غور وفکر کرو بلاشبہ پاک ہے وہ اللہ جس نے ان نعمتوں کو پیدا کیا اور بالکل ٹھیک بنایا، (ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ)(٦)، یہ ہے اللہ جو تمھارا ربّ ہے پس اللہ کی ذات بہت بابرکت ہے جو تمام جہان کا ربّ ہے، وہ قادر مطلق ہے وہ علام الغیوب ہے اس کی مشیت اور علم کے بغیر نہ تو کوئی پتہ زمین پر گرتا ہے اور نہ اس کی اجازت کے بغیر کوئی پتہ درخت پر باقی رہتا ہے خود باری تعالیٰ نے اپنی شان یوں بیان فرمائی ہے، (وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ

الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ)[٧]. اور کوئی پتہ نہیں گِرتا مگر وہ اسکو بھی جانتا ہے اور کوئی دانہ زمین کے تاریک حصوں میں نہیں پڑتا اور نہ کوئی تر اور نہ خشک چیز گِرتی ہے مگر یہ سب ایک واضح کتاب میں (مرقوم) ہے یا اللہ! تو اپنی انوکھی تخلیقات میں ہمیں غور و فکر کی توفیق عطا فرما اور ہم سب کو اپنی اور اپنے نبی ﷺ کی اطاعت کی توفیق عطا فرما :(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[٨].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَة

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

باری تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر کرنے والو! یوں تو تمام پھلدار درختوں کی اپنی اہمیت اور افادیت ہے مگر ان میں سب سے عظیم الشان اور سب سے عمدہ کھجور کا درخت ہے اس کا ہر ہر جز کارآمد ہے باری تعالیٰ نے اس کی مثال کلمۂ طَیِّبَہ سے بیان فرمائی ہے (۹) اور نبی کریم ﷺ نے اس کو بندۂ مسلم سے تشبیہ دی ہے (۱۰) چنانچہ کھجور کا درخت خوبصورت اور خوشنما ہوتا ہے اور اس کا پھل انتہائی لذیذ اور مفید ہوتا ہے (۱۱) یہ محفلوں کا پھل ہے اسے ہم خود بھی کھاتے ہیں اپنے بال بچوں کو بھی کھلاتے ہیں اسے اپنے دوستوں اور پڑوسیوں کو ہدیہ کرتے ہیں اور اس سے اپنے مہمانوں کی ضیافت بھی کرتے ہیں کھجور سے ضیافت ایک عربی عادت اور نبوی سنت ہے چنانچہ رسولِ رحمت ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ کے کچھ مہمان حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کے سامنے ایک تھال پیش فرمایا جس میں مختلف رنگ کے تازہ اور خشک کھجور تھے (۱۲). الحمد للہ یہ کھجور کے پکنے اور اسے توڑنے کا موسم ہے ہر طرف کھجور کی بہار ہے باری تعالیٰ نے تمام پیداوار کی طرح کھجور میں بھی اپنا حق متعیّن کیا ہے لہٰذا جن لوگوں

کو یہ نعمت عطا ہوئی ہے انکو اس سے خوب فائدہ اٹھانا چاہیے اور اس میں باری تعالیٰ کا حق بھی ادا کرنا چاہیے جیسا کہ خدائے عَزَّوَجَلَّ نے اس کا حکم دیا ہے: (كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ)[١٣] جب یہ درخت پھل دیں تو انکے پھل کھاؤ اور انکے کاٹنے اور توڑنے کے دن اللہ کا حق ادا کرو، پس جب آدمی اپنے گھر یا باغات کے کھجور سے پیداوار حاصل کرے اور اس کی مقدار تقریبًا (٥٤٠) گرام تک پہونچ جائے تو اسے ہر سَو کیلو میں پانچ کیلو اللہ کا حق ادا کرنا چاہیے پانچ فیصد کا حساب ان کھجوروں کیلئے ہے جنکی کی آب پاشی پر مالی صرفہ اور لاگت آئی ہو بہرحال یہ زکوٰۃ درمیانی درجے کی کھجور سے ادا کرنی چاہیے اور مالی زکوٰۃ کے جو مصارف اور مستحقین ہیں وہی مصارف اور مستحقین غلے اور کھجور کی زکوٰۃ کے بھی ہیں اسی طرح صُندوق الزّکاۃ وغیرہ کے توسط سے یہ زکوٰۃ نقد بھی ادا کرسکتے ہیں تو میرے دوستو! اپنی پیداوار کی زکوٰۃ دو اور اپنے ربّ کا حق ادا کرو باری تعالیٰ ہم سب کی زکوٰۃ اور صدقات قبول فرمائے اور ہماری جملہ طاعات وعبادات کو قبولیت سے نوازے *** هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ، أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ

سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ زِدْنَا مِنْ فَضْلِكَ، وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا مِنْ نِعَمِكَ، وَوَفِّقْنَا لِإِخْرَاجِ الزَّكَاةِ طَاعَةً لِأَمْرِكَ، وَتَحْقِيقًا لِشُكْرِكَ. **اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ، وَتَفَضَّلْ بِمَزِيدٍ مِنَ التَّوْفِيقِ وَالسَّدَادِ وَالِاطْمِئْنَانِ، عَلَى بِلَادِنَا وَجِيرَانِنَا وَجَمِيعِ الْبُلْدَانِ، وَعُمَّ الْعَالَمَ بِالرَّحْمَةِ وَالسَّلَامِ. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ مُحَمَّد بن زَايد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيْخَ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، الَّذِينَ أَرْسَوْا عَهْدَ الِاتِّحَادِ، وَشَيَّدُوا صَرْحَهُ، وَرَسَّخُوا أَرْكَانَهُ، وَاشْمَلْ بِرَحْمَتِكَ الشَّيْخَ مَكْتُوم، وَالشَّيْخَ خَلِيفَةَ بن زَايد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَأَفِضْ عَلَى شُهَدَاءِ الْوَطَنِ مِنْ رَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.** اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ. **عِبَادَ اللَّهِ:** اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) الأعراف: ١٥٦.

(٢) فاطر: ٢٧.

(٣) النحل: ١١.

(٤) مفاتيح الغيب: ٨٢/١٣.

(٥) اللطائف والظرائف، ص ٢٠٥.

(٦) غافر: ٦٤.

(٧) الأنعام:٥٩.

(٨) النساء: ٥٩.

(٩) في قول الله تعالى: ﴿**أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ**﴾ [إبراهيم: ٢٤]. قال المفسرون: هي النخلة. تفسير الطبري: ٦٣٧/١٣.

(١٠) كما في الحديث المتفق عليه أن النبي ﷺ قال: «**إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا فَإِنَّهَا مَثَلُ لِلْمُسْلِمِ فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ؟**» ثم قال ﷺ: «**هِيَ النَّخْلَةُ**».

(١١) ينظر: تفسير الرازي: ٨٩/١٩.

(١٢) صحيح مسلم: ١٨٤٨.

(١٣) الأنعام: ١٤١.